

- ۱۔ توحید ربوبیت
- ۲۔ توحید الوہیت
- ۳۔ توحید اسماء و صفات
- ۱۔ توحید ربوبیت

معنی: اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و متصرف ہے، اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ“

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ (الزمر ۶۲: ۶۲)

سورۃ المائدہ میں اللہ نے ارشاد فرمایا

”لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

زمین اور آسمان اور جو کچھ اس کے درمیان ہے ان کی بادشاہت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر اور طاقت رکھنے والا ہے۔ (سورۃ المائدہ ۱۲۰: ۱۲۰)  
دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے

”يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ“

وہ آسمان سے لیکر زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ (اسجدہ ۳۲: ۵)

اللہ تعالیٰ نے مزید یہ بھی فرمایا:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ  
هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَن يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ  
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

وہ اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری روزی کا انتظام کر دیا پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر زندہ کریگا۔ کیا تم اپنے جن معبودوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسا کر سکتا ہے اللہ کی ذات پاک اور بلند ہے ان تمام چیزوں سے جن کو وہ اللہ کا شریک مانتے ہیں۔ (الرہم ۳۰: ۳۰)  
ایک جگہ ارشاد فرمایا:

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ  
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى  
ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ

وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں ملاتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک وقت مقرر پر چل رہا ہے یہ اللہ ہی ہے جو تمہارا رب ہے اور اس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے۔ اور وہ لوگ جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ کجھو کی گھٹلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ (فاطر ۳۵: ۱۳)  
سورہ انعام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ

وَإِنْ يَمْسَسْكَ بَخِيرٌ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف دے تو اللہ کے علاوہ کوئی اور اس کو نہیں ہٹا سکتا، اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی دے دے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (الانعام: ۶۷)

## ۲۔ مکہ کے مشرکین تو حیدر بو بیت کا اقرار کرتے تھے۔

دلیل:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ  
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ

اگر آپ ان سے پوچھیں اچھا یہ بتاؤ! زمین و آسمان کو کس بنایا، سورج و چاند کس نے چلایا وہ جواب یہی دیں گے کہ یہ تو اللہ نے کیا ہے پھر آخر وہ کہاں بہک رہے ہیں۔  
(الحکبوت: ۶۱:۲۹)

ایک جگہ اور ارشاد فرمایا:

قُلْ لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ . سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ  
قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ . سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ .  
قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ .  
سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ

آپ ان سے پوچھئے کہ زمین اور اس کے اندر کی چیزیں کس کی ہیں اگر تم کو بہت علم ہے تو بتاؤ۔ اس کا جواب اسکے علاوہ کچھ اور نہ ہوگا کہ سب چیزیں اللہ کی ہیں۔ آپ کہئے پھر تم نصیحت کیوں نہیں پکڑتے، پھر پوچھئے کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب کون ہے۔ نیز ان سے یہ بھی پوچھئے کہ تمام چیزوں کی بادشاہت کس کے ہاتھ میں ہے۔ اور کون ہے وہ ذات جو پناہ دیتا ہے لیکن اس کے خلاف کوئی بھی پناہ نہیں دینے والا وہ پھر بھی یہی جواب دیں گے یہ سب اللہ کیلئے ہے کہہ دیجئے کیا پھر تم پر جادو ہو گیا ہے۔  
(المومنون: ۸۴:۲۳-۹۰)

## ۳۔ مکہ والوں کے شرک کی حقیقت:۔

ہم اگر اس نقطہ پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ مشرکین مکہ بھی اللہ کے رب ہونے پر اعتقاد (یقین) رکھتے تھے لیکن انہوں نے شرک عبادت میں کیا کہ اپنے دور کے ولیوں کو سجدہ کیا اس لئے انہیں مشرک کہا گیا یعنی انہوں نے توحید الوہیت میں شرک کیا۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ  
وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ  
قُلْ أَنْتَبِئُوكَ اللَّهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ  
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

وہ اللہ کے علاوہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ نقصان، اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ کے پاس سفارش کریں گے، آپ ان سے کہہ دیجئے کیا تم اللہ کو ایسی بات کی خبر دے رہے ہو جس کا زمین و آسمان کے اندر کسی کو علم نہیں، اللہ کی ذات پاک ہے اور ان تمام چیزوں سے بہت بلند ہے جو وہ شریک کرتے ہیں۔ (یونس: ۱۸:۱)

## ۲- توحید الوہیت کیا ہے؟

معنی: اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں لہذا ہر طرح کی عبادت نماز، روزہ صرف اللہ واحد کے لئے کی جائے گی۔  
ابن تیمیہؒ نے فرمایا:

الْعِبَادَةُ اسْمٌ جَامِعٌ لِكُلِّ مَا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَيَرْضَاهُ مِنَ الْقَوْلِ وَالْأَعْمَالِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ

عبادت ایک ایسا جامع لفظ ہے جس میں وہ تمام ظاہری اور باطنی اقوال و اعمال آتے ہیں جو اللہ کو پسند ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

آپ سے پہلے ہم نے کئی رسول بھیجے ہم نے ان سب کو یہی پیغام دیا کہ میرے سوا کوئی بھی معبود نہیں لہذا میری ہی عبادت کرو! (سورہ الانبیاء: ۲۱-۲۵)  
سورہ نساء میں ارشاد فرمایا:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

اور اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراؤ۔ (نساء: ۴-۳۶)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حُرْمَ مَالِهِ وَدَمِهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ

جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ کے علاوہ پرستش کی جانے والی تمام چیزوں کا انکار کیا اس کا مال اور خون حرام ہو جاتا ہے اور اب اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہو جاتا ہے۔ (مسلم: ۴۳، ۱۸۱)

## ۳- اسماء و صفات میں وحدانیت

معنی: اللہ تعالیٰ کے وہ تمام اسماء و صفات جو قرآن کریم اور صحیح حدیثوں میں آئے ہیں ان پر ایمان لایا جائے اور انہیں صرف اللہ ہی کے شایان شان مانا جائے ان کے معانی میں کوئی تحریف کی جائے نہیں بے معنی نہ کیا جائے، ان میں اللہ کے لئے کیفیت نہ بیان کی جائے اور نہ ہی مخلوق سے تشبیہ دی جائے۔  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا

وَذُرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اللہ کے بہترین نام ہیں سو اللہ کو انہیں ناموں سے پکارو اور جو لوگ اس کے ناموں میں کج روی اپناتے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو، بہت جلد انہیں ان کے کرتوتوں کا بدلہ دے دیا جائے گا۔ (سورہ الاعراف: ۷، ۱۰۸)

۳- التحریف

۳- التکلیف

۲- التمثیل

۱- تعطیل

تعطیل: کہتے ہیں کہ اللہ کی صفات کو تسلیم ہی نہ کیا جائے یوں کہا جائے کہ اللہ کی کوئی صفت نہیں۔

تمثیل: کہتے ہیں کہ اللہ کی صفات کو کسی مخلوق سے تشبیہ دی جائے۔

تحریف: آیات و احادیث کے ظاہری معنی کو دوسرے باطل معنی کی طرف پھیرنا۔

تکلیف: اللہ کی صفات کی کیفیت بیان کرنا، کیونکہ اس کی کیفیت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ تمام چیزیں درست اور جائز نہیں بلکہ حرام ہیں۔

ایک اور جگہ اللہ نے فرمایا:

وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ

اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ (سورہ النساء: ۱۷۱)

نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اتَّقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللَّهِ أَنَا

یقیناً اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا اور اللہ کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والا میں ہوں۔ (بخاری: ۳۰: عاشر)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ

جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لئے بہت سخت عذاب ہے۔ (آل عمران: ۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

اللہ کے جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ دیکھنے اور سننے والا ہے۔ (الشوریٰ: ۱۱)

سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کا یوں ارشاد ہے

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

اللہ کے لئے مثالیں مت بیان کرو، کیونکہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (سورہ النحل: ۱۶)

## تحریف اور تکلیف حرام ہے

یعنی اللہ کے اسماء و صفات کے بارے میں یوں کہنا کہ اللہ کی صفات یوں یوں ہے یہی تکلیف ہے جس سے روکا گیا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے یا رسول ﷺ نے اسے نہیں واضح کیا۔ یا تحریف سے بچیں یعنی اللہ کے صفات کو حقیقت سے کہیں اور پھیر دیا جائے بلکہ ہمیں صفات کے تعلق سے یہ اصول اپنانا ہے کہ جیسا اللہ نے بیان کیا اسے بغیر کسی وضاحت کے اسی طرح قبول کر لیا جائے سوائے اس کے کہ اللہ یا رسول ﷺ نے اسے واضح کر دیا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ

تم اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ (نساء: ۱۷۱)

سورہ بقرہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ

وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ

ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

کیا تم کو یہ امید ہے کہ وہ لوگ ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان کا ایک گروہ اللہ کا کلام سنتا ہے اور عقل و سوچ بوجھ کے باوجود اس میں تبدیلی کر ڈالتا ہے، اور وہ جانتے بھی

ہیں۔ (سورہ البقرہ: ۷۵)

امام مالک سے جس وقت استواء کی کیفیت کے تعلق سے پوچھا گیا تو فرمایا: استواء معلوم ہے، لیکن کیفیت مجھول ہے اور اس کے تعلق سے سوال کرنا بدعت ہے، اور میں تجھے بدعتی سمجھتا